

ذکرِ احباب و دعائے احباب

تصنیف لطیف

امام حضرت محمد طہام احمد رضا



ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت محمد طہام احمد رضا

www.alahazratnetwork.org

تیرے رضا پر تیری رضا ہو اس سے غضب تھرتے ہیں
بلکہ رضا کے شاگردوں کا نام یہ گہراتے یہ ہیں
حامدِ حق اَنَا مِنْ حَامِدُ حمد سے حمد کہاتے یہ ہیں

۱۔ مصنف علام اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے حالات کے لیے
دیباچہ کتاب ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ حضرت مولانا مولوی محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی نوری رحمۃ اللہ علیہ خلیف اکبر و
خلیفہ اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ بریلی میں پیدا ہوئے۔ اسم گرامی محمد عرف حامد رضا
اور خطاب حمزہ الاسلام تھا۔ درسیات کی تکمیل والد ماجد نے کی۔ اور فارغ التحصیل علوم مروجہ اور حدیث و
تفسیر میں سند فضیلت حاصل کی۔ ایک بلند پایہ خطیب۔ شعلہ بیان مقرر اور معروف مدرس علوم دینیہ کی
حیثیت نے شہرت پائی تفسیر و حدیث کی قدیس میں خصوصیت سے مشہور تھے تفسیر پیٹھاروی کے درس میں اپنا ثناء نہیں
دے سکتے تھے۔ عربی ادب اور فارسی و اردو و عربی نظم و نثر میں کمال حاصل کیا مجلس گفتگو میں فصاحت و بلاغت
اہل مجلس کے ذوق کا سامان تھے۔ ۱۳۴۲ھ میں حج کے لیے گئے۔ تو وہاں کے مکے معروف
عربی دان حضرت سید حسین و باغ احمد سید محمد مالکی ترکی نے آپ کی قابلیت کو خواجہ تمہیں پیش کرتے
ہوئے اعتراف کیا۔ کہ ہم نے ہندوستان کے اکثاف و اطراف میں عجمۃ الاسلام جیسا فصیح و بلیغ و دررا
نہیں دیکھا جسے عربی زبان میں اتنا عبور ہو۔

حضرت محمد شاہ ابوالحسن احمد نوری ملوی قدس سرہ سے بیعت ہوئے۔ اور خزانہ خلافت
حاصل کیا۔ والد محترم اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے بھی دستار فضیلت اور اجازت و خلافت حاصل کی۔
تصوف کے سلسلہ قادریہ کے تمام مراحل کو طے کیا اور عارف باللہ مشہور ہوئے۔ نظریاتی اور اعتقادی
میدان میں ایک مناظر کی حیثیت سے بریگز کے تمام یہ عقیدہ معاندین کا تعاقب کیا۔ مولوی
ارشاد علی تھانوی کو بار بار مناظرہ کے لیے لٹکارا لیکن وہ کبھی سامنا کرنے نہ پائے۔ نتیجہ اعلیٰ منور

عبدالسلام سلامت جس سے سخت آفات میں آتے یہی

بقیہ منہ گذشتہ وفات ایک سال پہلے اپنی رحلت کے حالات و کوائف بیان فرمانے لگے۔ کیفیت وصال بیان کرتے فرمایا کرتے تھے۔ زبان ذکر مملوہ و سلام رسول اللہ میں مشغول ہوگی۔ روح قرب وصال کے چمکتے ہوئے کیف و سرور کے جام سے محفوظ ہوگی۔

حضور روضہ ہوا جو حاضرتواپنی سچ و سچ یہ ہوگی حاد

خیدہ مریدہ آنکھ لب پریرے درود و سلام ہوگا

۱۷ جمادی الاول ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۹۰۴ء نماز کے دوران عالم تشہد میں

کہتے ہیں وصال ہوا۔ تعانیت یادگار۔ نعتیہ دیوان۔ انصارم الزبانی علی اہل

العدایانی۔ مجموعہ فتاویٰ۔ سدا اقرار۔ مذاجلال پر حاشیہ۔ ترجمہ الدولۃ المکیہ۔ ترجمہ حسام الخیرین

(استدراک۔ تذکرہ علماء اہلسنت مولانا محمود احمد قادری کانیپور۔ رضائے مصطفیٰ اگر جزوالہ

جولائی ۱۹۷۲ء)

۱۷۔ حامی امن جناب مولانا مولوی محمد عبدالسلام چیل پوری قادری برکاتی رضوی اعلمت

کے نامور خلفاء میں شمار ہوتے ہیں۔ اعلمت نے آپ کو "عبدالسلام" خطاب کیا۔ والد شاہ

عبدالمکریم دکن حیدر آباد میں قیام پذیر تھے۔ آپ وہاں ہی پیدا ہوئے۔ "گشتہ عبدالسلام مرزیکوہ" میں

ولادت ہے۔ تین برس کے تھے کہ آپ کے والد حیدر آباد دکن سے جیلپور آ گئے۔ آپ نے یہاں ہی

حفظ قرآن اور تحصیل علوم مروجہ میں تکمیل کی۔ ندوۃ العلماء مکھنوکے ابتدائی دور کے رکن تھے۔

۱۳۱۲ھ میں ندوۃ العلماء کی خصوصی مجلس کے رکن اعلیٰ تھے۔ ندوہ میں اعتزال آ گیا۔ تو آپ نے اپنے

والد گرامی کے حکم سے ۱۳۱۳ھ میں بریلی کے اجلاس کے دوران اعلمت کی مجلس میں حاضری دی۔

اعلمت کی علمی کشش نے آپ کو ندوہ کی مجالس سے کینچ لیا اور پھر آپ وہاں کے ہی ہو کر رہ

گئے۔ اسباق حدیث کو اعلمت سے از سر نو پڑھا۔ مولانا حامد رضا خاں قدس سرہ کے ہم سبق

تھے۔ دستار فضیلت اور خلافت امام اہلسنت سے حاصل کیں۔

اعلمت بریلوی آپ پر خصوصیت سے نظر شفقت فرماتے۔ اور آپ کی خدمات و نیہ کو

بقیہ اگلے صفحہ پر

میرے تلمذ کو اپنی تلمذ سے اس سے شکستیں کھاتے ہیں

حاشیہ مؤلفہ: غریب طور پر بیان فرماتے تھے اعلیٰ حضرت آپ کی وصیت پر مددہ کے لیے جبل پور ہے۔ اور ان کے لوگوں کو علی دوت سے مالا مال کیا۔ اعلیٰ حضرت فرمایا کرتے تھے۔ عبد السلام سی پ کا طلب ہے ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء کو آپ کا وصال ہوا۔ اور علامہ دار السلام جبل پور میں دفن ہوئے۔ آپ کے تاسور فرزند مولانا عبدالباقی برہان الحق خلیفہ اعلیٰ حضرت اپنے وقت کے مشہور عالم دین ہیں۔ (استدراک تذکرہ علماء اہلسنت۔ مؤلفہ مولانا محمود احمد قادری کانپور)۔

۱۔ حضرت مولانا عبدالعزیز بہاری قادری برکاتی اعلیٰ حضرت کے خلیفہ، رفیق کار اور سچے بانی تھے۔ تاریخی نام غلام حیدر والد المعتم کا اسم گرامی عبدالذاق تھا۔ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ کو وضع میجرہ ضلع عظیم آباد پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی درسیات والد المعتم سے پڑھیں۔ دس سال کے عمر میں مدرسہ فوشیہ حنفیہ میں مولانا محسن الدین اشرف، مولانا عبدالعزیز اشرف اور مولانا محسن الدین انصاری سے علوم و روح حاصل کیے۔ ۱۳۲۲ھ میں مدرسہ حنفیہ پٹنہ میں شاہ دہلی احمد محدث سہتی کے درس میں شریک ہوئے۔ ۱۳۲۹ھ میں مولانا احمد حسن کانپوری سے منطق پڑھی۔ قاضی عبدالرزاق کانپوری سے بعض علوم حاصل کیے۔ پہلی بیعت میں حضرت محدث سہتی سے استفادہ کیا پھر بریلی میں اگر تکمیل تفسیر و حدیث کی۔

آپ بریلی کے مدرسہ منظر اسلام کے بانیوں میں سے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے دو شاگردوں قاضی بہاری اور مولانا عبدالرشید عظیم آبادی کی تدریس سے مدرسہ کا آغاز فرمایا۔ بخاری شریف، اقلیدس تشریح، تعریح اقلک، شرح چمنی، علم توقیت جغرافیہ اعلیٰ حضرت سے خصوصیت سے حاصل کیے۔ ۱۳۲۹ھ میں دستار فضیلت حاصل کی۔ ۱۳۲۹ھ میں مدرسہ منظر اسلام بریلی میں درس ہوئے۔ پھر شملہ میں فقیہ اعلیٰ بنے۔ مدرسہ حنفیہ آرمہ میں صدر مدرس ہوئے۔ ۱۹۱۳ء میں دارالعلوم جامع شمس الہدیٰ کے مدرس اول بنے۔ تقسیم ملک کے بعد ۱۹۴۸ء میں جامعہ کو گورنمنٹ نے لے لیا تو آپ جامعہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں سبکدوش ہوئے اور تلمذ منزل شاہ گنج پٹنہ میں مقیم ہوئے۔

تیسرے تلمذ

میرا مجدد کا پکاؤ اس سے بہت کچیا ہے

بقیہ حاشیہ مؤرخ شہداء حضرت شاہ حسین سجادہ نشین تکیہ حضرت شاہ رکن الدین عشق پٹنہ کی استدعا پر
۱۲ سوال اکرم ۱۳۴۱ھ کو گیارہویں جامعہ لطیفہ کجرا العلوم کی بنیاد رکھی۔ ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۲ھ
مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء بوقت سحر راہی ملک بقا ہوئے۔

آپ علماء اہلسنت کے مایہ ناز مدرس، منتظم، معتمد، مورخ، متذکرہ نگار اور اعتقاد
اور نظریاتی مسائل کے حل کرنے میں بیگانہ روزگار تھے۔ ملک اسلام کا لقب آپ کو زیب دیتا تھا۔ آپ
امام اہلسنت کے خلیفہ خاص تھے اور آپ کے علمی اور روحانی فیضان کے ترجمان تھے۔ مندرجہ ذیل
تصانیف آپ کی ہیں۔

- (۱) جامع الرضوی شرح صحیح بخاری چھ جلدات۔ (۲) جواز عرس (۳) حیات اعلیٰ حضرت چار جلدات۔
- (۴) تنویر الراج فی ذکر المعراج (۵) ترجمہ حسان القرآن (۶) اصناف کی موبہ حدیثوں کا مجموعہ۔
- (۷) اعلیٰ حضرت کی تصانیف کا مجموعہ (تانیف المجدد)۔ ان مطبوعات کے علاوہ ابھی آپ کی تصانیف کا قلمی
فیض آپ کے صاحبزادے بر فیضیہ ڈاکٹر حماد الدینی احمد آزد و صد شجرہ اور مسلم بنوری علی گڑھ کیس محفوظ ہے۔
- حکیم ابوالاعلام مولانا محمد امجد علی اعظمی قادری برکاتی رضوی معتمد بہار شریعت اعلیٰ حضرت
عظیم المرتب کے خلیفہ خاص اور مدرس اہل سنت و جماعت کے مدرس اور مطبع اہل سنت و جماعت
بریلی کے ناظم اعلیٰ گھوڑی ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ والد مکرم مولانا حکیم جمال الدین بن مولانا خدابخش
بن مولانا خیر الدین تھے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے ”معدن الشریعہ“ کا خطاب عطا فرمایا۔ ابتدائی کتابیں
اپنے والد اور بھائی محمد مدنی سے پڑھیں۔ مدرسہ حنفیہ بنوریہ میں مولانا ہدایت اللہ خاں سے استفادہ کیا۔
شاہ وحشی الدین سورتی کے مدرس میں داخل ہوئے۔ اور ۱۳۲۱ھ میں سند فراغت حاصل کی۔ ۱۳۲۲ھ میں
حکیم عبدالولی کنہوی سے طب پڑھی۔ اور پھر ۱۳۲۶ھ تک حضرت محدث سورتی کے مدرس میں مدرس رہے۔
اعلیٰ حضرت بریلوی کو اپنے مدرسہ کے لیے ایک قابل مدرس کی ضرورت پڑی۔ تو حضرت محدث سورتی
نے آپ کا نام پیش کیا۔ آپ بریلی پہنچے۔ دارالعلوم منظر اسلام میں مدرس مقرر ہوئے۔ آپ کی قابلیت
اور حسن انتظام کو اعلیٰ حضرت نے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور دارالعلوم کا سارا انتظام آپ کے حوالے
تبدیل کے مقرر

بقیہ حاشیہ منور گذشتہ کر دیا۔ آپ اعلیٰ عزت کے مرید بنے۔ پھر تعلیم بنے۔

علمی یادگار میں بہادر شریعت حنفی فقہ کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ سینکڑوں ایڈیشن چھپ کر پاک و ہند کے مسلمانوں کی رہنمائی کر چکے ہیں۔ حاشیہ شرح معانی الآثار۔ مجموعہ فتاویٰ اور دیگر کئی کتابیں اہل علم کے لیے مشعل راہ ہیں۔ معروف شاگردوں میں سے مولانا رفاقت حسین مولانا سرور احمد لاہوری، مولانا عبدالحزیز مبارک پوری۔ شاہ محمد حبیب الرحمان۔ مولانا قاضی تنیس الدین جوہوری۔ مولانا شمس علی مفتی اعجاز ولی خاں مولانا غلام جیلانی میرٹھی۔ مولانا غلام یزدانی مولانا تقدس علی خاں اور آپ کے فرزند برجنند غلام محمد طبعی ازہری ایم۔ اے کے اسمائے گرامی دنیا سے نیست میں آفتاب و مانتاب بن کر چکے۔ بریلی کا کتب خانہ۔ آپ کی مسمعی جیل سے پھلکا پھولا۔ اور آپ نے علمی رنگ دے کر اسے ادبی ثریا تک پہنچا دیا۔

صلح حضرت مولانا مفتاح محمد نسیم الدین مراد آبادی چشتی اشرف قادری برکات امام اہلسنت بریلوی
 رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم تھے۔ والد ماجد کا اسم گرامی سید محمد معین الدین المتخلص بہ زبیر بہت (م ۱۲۳۹)
 تھا۔ جد امجد مولانا سید محمد امین الدین دکنی مولانا سید محمد کریم الدین آرزو تھے۔ آپ ۶۱ سفر شہید
 یکم جنوری ۱۸۸۳ء بروز پیر پیدا ہوئے۔ تاریخی نام "غلام مصطفیٰ" تھا۔ فقہ قرآن اور ابتدائی کتابوں کی
 تعلیم کے بعد مولانا شاہ فضل احمد سے استفادہ کیا۔ اور دارالعلوم امدادیہ میں مولانا سید گل محمد رحمۃ اللہ علیہ
 سے دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔ اور ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۳ء کو دستارِ فضیلت حاصل کی۔

مسئلہ قادریہ میں اپنے استاد کرم سید گل محمد سے بیعت ہوئے۔ اعظمت بریلوی نے خلافت حاصل کی۔ آپ اعظمت کی علییت اور نظر پاتی برتری کو یہ دیکھے قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ اور آپ کے حوالہ میں کہہ سکتے ہوں کہ آپ نے اپنے اس عقیدت مند کو بریلوی میں طلب کیا۔ اور زندگی بھر اپنا رفیق بن کر رہے۔

امجد و اشرف مجدد و شرف لے اس سے ذلت پاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ مکرگشتہ
 بناتے رکھا۔ آپ نے ۱۳۲۹ھ میں مراد آباد میں مدرسہ اہلسنت و جماعت کی بنیاد رکھی۔ ۱۳۵۲ھ میں
 اس مدرسہ کی وسعت کے ساتھ جامعہ نعیمیہ نام رکھا گیا۔ یہ دارالعلوم ہندوستان بھارت میں تکمیل علوم دینیہ
 کی ایک اعلیٰ درس گاہ تھا۔ اسی دارالعلوم کے فارغ طلباء اگے چل کر برصغیر میں دینی مدارس کے بانی
 اور تقسیم بنے۔ مولانا ابوالحسنات قادریؒ۔ مولانا ابوالبرکات شیخ الحدیث مرکزی حزب الاحناف لاہور
 مفتی محمد عمر نعیمیؒ دارالعلوم امجدیہ کراچی۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان بکرات۔ پیر محمد کرم شاہ صاحب
 دارالعلوم محمدیہ پیرہ شریف۔ فقیہ اعظم مولانا محمد نور الدین نعیمی پوری۔ مفتی غلام محسن الدین نعیمی (سوالو
 اعظم) مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور۔ مولانا غلام محمد نور الدین گانگوی۔ آپ ہی کے گلستان
 نعیمیہ کی ببار ہیں۔

آپ شاعر، معنف، مدرس، مہتمم اور مناظر کی حیثیت سے معروف ہوئے۔ عیسائی، آریہ
 روافض، خلدیج، قادیانی اور غیر متقلدین کے مناظرین کو کئی بار شکست دی۔ آپ ملک کے سیاسی اور
 دینی مسائل میں علی حقاریتے۔ ہر تحریک میں پیش پیش ہوتے۔ ماہ نامہ سواد اعظم مراد آباد ایک درجہ
 تک جاری رکھا۔ نظریہ پاکستان اور قیام پاکستان کے لیے دن رات کوشاں رہے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس
 بنارس میں آپ نے ہی پاکستان کے حق میں ریزولوشن پاس کیا۔ آپ کی تصانیف میں سے تفسیر خزانہ
 العرفان، الطیب البیان، رد تقویۃ الایمان، المکملۃ علیا ہدایت کا مہر، التعمیقات، کتاب العقائد،
 سوانح کربلا، زاد المرین، آداب اختیار، کشف المحجوب، اسرار الخباب، الفرائد النور، نعیمی غریب نواز
 مشہور کتابیں ہیں۔

۱۸ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز جمعہ المبارک داخل بقیہ ہوئے (تفصیل کیلئے
 دیکھیں سیات صد الافاضل۔ تذکرہ علماء اہلسنت لاہور، تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کانپور۔ تعلقات
 اعلیٰ حضرت (زیر طبع) نمبر یک پاکستان کے نامہ علماء۔ اور جامعہ نعیمیہ گوجرانوہ، ترجمان اہلسنت کراچی، فیحاء حرم بھرہ)

مولانا ابوالحسن و امجد اشرف اشرف جیلانی زبیر سجادہ کچھوچہ شریف حضرت جناب غوث الاعظم
 جیلانی کی اولاد سے تھے اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت بریلویؒ کے ابتدائی تلامذہ میں سے تھے۔ آپ عارف باللہ
 بقیہ اگلے صفحہ

مولانا دیدار علی کو کب دیدار دکھاتے ہیں

بقیہ حاشیہ سطر گذشتہ
سید علی حسین اشرفی کچھ چھوٹی دعتہ اللہ علیہ کے نامور فرزند تھے۔ تاریخی نام مولانا ابراہیم دوسید شاہ احمد اشرف تھا۔ ۱۲ اشرف ۱۳۹۸ھ بمطابق جمادی الاول ۱۳۹۸ھ میں مولانا کی پیدائش ہوئی۔ ابتدائی کتابیں کچھ چھوٹی تھیں۔ مفتی لطف اللہ علی گڑھی سے دیانت کی تکمیل کی۔ خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستار بندی کرائی۔ چنانچہ اس خواب کے بعد آپ نے کسی مدرسہ سے دستارِ فضیلت حاصل کرنے سے انکار کر دیا۔

گو آپ اپنے والدِ مکرم سے بھی بیعت تھے۔ مگر آپ کے اعلیٰ مرتبہ بریلوی قدس سرہ نے بھی اہانتِ خلافت عطا فرمائی۔ آپ کی تقریر و عزیز ہوتی اور وعظ میں تاثیر ہوتی۔ آپ والد ماجد کی حیات میں ہی مدرسہ میں داخل بحق ہوئے۔ حضرت شیخ المشائخ مولانا سید شاہ مختار محمد اشرف مدظلہ تعالیٰ آپ کے ہی فرزندِ جند ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرہ علماء اہل سنت مطبوعہ کانپور مقالاتِ یومِ رضا ستمبر ۱۳۹۸ھ مطبوعہ لاہور۔ خلافت مولانا محمد صادق قصوری۔

۱۔ اسم گرامی دیدار علی۔ کیفیت البر محمد۔ والد ماجد کا نام سید نجف علی۔ پیدائش نواب پور اور ۱۳۸۸ھ میں ہوئی آباد و اجلا و مشہور ہے اودھ (بگرام) سے ہوتے ہوئے فرخ آباد، پھر اودھ میں قیام پذیر ہوئے۔ آپ نے قرآن پاک اپنے چچا سید شاعر علی اوری سے پڑھا۔ شاہ کرامت اللہ دہلوی سے ابتدائی حدیث پڑھیں۔ مولانا از شاد حسین رام پور کے مدرسہ مجددیہ نقشبندیہ سے اصول فقہ معقولات پڑھیں۔ مولانا شاہ منایت اللہ خان رام پور کی سے فقہ و حنفی کی تکمیل کی۔ ۱۳۹۲ھ میں مولانا احمد علی سہارنپوری سے وعدہ حدیث ختم کیا۔ ۱۳۹۳ھ میں سند حدیث حاصل کی۔ قبلہ عالم سید علی شاہ گولڑوی اور شاہ وصی احمد محدث سودتی آپ کے ہم سبق تھے۔

حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے بیعت ہوئے۔ امام العارفین شاہ آلِ رسول طرموٹی اور اعلیٰ مرتبہ بریلوی سے خلافت حاصل کی۔ مدرسہ ارسا و العلوم راجپور میں مدرس مقرر ہوئے۔ ۱۳۹۸ھ میں تدریسی فرائض کے لیے بمبئی گئے۔ مگر ایک سال بعد آکر مدرسہ قوت الاسلام کی بنیاد رکھی۔ ۱۳۹۸ھ میں مدرسہ نعمانیہ ایک عرصہ تک مدرس رہے۔ ۱۳۹۸ھ میں مفتی اعظم اگرہ مقرر ہوئے۔ مگر

مجبور احمد مختار ان کو کرتا ہے مرجا تہیں

بقیر مؤرخہ ۱۹۲۲ء میں انجمن نعمانیہ لاہور میں دوبارہ لاہور آئے۔ ۱۹۲۲ء میں وزیر خاں کی مسجد کے خلیفہ بنے اور مرکزی انجمن حزب الاحناف کی بنیاد رکھی۔ دارالعلوم کا کیا۔ آپ نے مذہب اہلسنت کی ترویج اور عقاید باطلہ کی تردید میں بڑی پامردی سے کام کیا۔ لاہور کو وہابیت، دیوبندیت اور دوسرے عقائد کے زہر سے کافی حد تک بچایا۔ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو رحلت فرما۔
مرتبہ دارالعلوم حزب الاحناف اندرونِ دہلی دروازہ لاہور میں ہے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا ابوالحسن خلیفہ جامع مسجد وزیر خاں اور استاذ العلماء ابوالبرکات سید احمد قادری شیخ الحدیث حزب الاحناف لاہور اپنے زمانہ میں یگانہ عمر قرار پاتے۔ اور علمی دنیا میں آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ آپ کی تصانیف میں سے تفسیر میزانی الادبیاتی۔ رسول الکلام۔ ہدایۃ الطریق۔ دیوان دیدار علی اردو۔ دیوان دیدار علی فارسی۔ ہدایۃ القومی۔ علامات و ہامیہ۔ تحقیق المسائل۔ رحمت غفار کے علاوہ بہت سی کتابیں یادگار ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں۔ تذکرہ علماء اہلسنت لاہور مطبوعہ لاہور
بقیر حاشیہ مؤرخہ ۱۹۲۲ء ادبیات فقہیہ لاہور۔ تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کانپور۔ ماہنامہ نقوش لاہور نمبر ۱۔ روزنامہ سعادت لاکھ پور۔ ائمہ اہلسنت نمبر ۱۹۶۹ء۔

سلطہ برہامی سنت مولانا مولوی احمد مختار صدیقی میرٹھی قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعظم تھے۔ والد محترم کا اسم گرامی شاہ عبدالکیم تھا۔ ۷ محرم الحرام ۱۲۹۳ھ کو محلہ مشتائمن میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ شاہ عبدالعلیم میرٹھی اور شاہ نذیر احمد میرٹھی آپ کے چھوٹے بھائی تھے۔ پانچ برس کی عمر میں قرآن پڑھا۔ ۱۳۰۵ھ میں مدرسہ اندر کوٹ میرٹھ سے تکمیل علوم درس نظامی کی۔ ۱۳۲۱ھ میں مکہ معظمہ پہنچے۔ وہاں ہی مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی سے حدیث لیا۔ ۱۳۲۲ھ میں مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حضرت شیخ رضوانی سے تکمیل علم حدیث کی۔

حج سے واپسی پر میرٹھ کے قومی مدرسہ میں فارسی درس اور اسلامیہ کالج انامہ میں پرنسپل عربی مقرر ہوئے۔ یکم شاہ جہاں نیگم کے اسلامی مدرسہ بھوپال میں صدر مدرس مقرر ہوئے۔ شہمی تحریک کے خلاف برہان لکھے۔ وہاں ایک اسلامی دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔ ماٹھے میں اعلیٰ تعلیم کا کالج قائم کیا۔ دکن

عبد علیہم کے علم کو سن کر جہل کی بہل بجھاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ میں عورتوں کی تعلیم کے لیے ایک درس گاہ بنائی۔ ۱۹۰۸ء میں انزلی پہنچے اور ۱۹۱۱ء میں رسالہ جاری کیا۔ ۱۹۲۰ء میں ترکیک خلافت میں پر جوش حصہ لیا۔ خلافت کیٹی کے مذہبی بین لاکھ روپیہ جمع کرایا۔ ۱۹۲۲ء میں گرفتار کر لیے گئے۔

آپ نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت سے بیعت کی۔ خلافت حاصل کی۔ اور آپ کے مقرریں میں شمار ہوئے۔ قطب العالم حاجی وارث علی شاہ دیلا شریف کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ قطب الشانخ شاہ علی حسین کچھوچھو سے سلسلہ عالیہ اشرفیہ میں مفتی صاحبزادہ مسعود نے رزمین حجاز میں مشاہیر اسلام کے مزارات کو سمار کیا تو آپ ہندوستان کے اس وفد کے رکن کی حیثیت سے سعودی عرب گئے۔ جو شاہ مسعود کو عالم اسلام کے جذبات سے جبردار کرنے گیا تھا۔

آپ کے دو غلام بہادر بن ہندو طوطہ بگوش اسلام ہوئے۔ ۶۳ برس کی عمر میں ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۳۳ء کو دمن (پرتگیزی) میں راہی ملک بھاہوئے۔ (استدعا کے تذکرہ علماء اہلسنت مطبوعہ کراچی) بعد حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ مبلغ اسلام خلیفہ اعلیٰ حضرت مجدد ہدایت حاضرہ نماز و نماز ۱۳۵۰ھ بمطابق ۳ اپریل ۱۹۳۲ء میرٹھی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد بگوار شاہ محمد عبدالعلیم سے حاصل کی۔ دارالعلوم عربیہ قومیہ میں داخلہ لیا۔ سولہ برس کی عمر میں درس نظامی کی تکمیل کی علوم جدیدہ اٹاواہ ہائی سکول اور ڈوڈی شل کالج میرٹھی سے حاصل کیے۔ حکیم احتشام الدین سے طب حاصل کی۔ کالج کی تعلیم کے دوران اعلیٰ حضرت کی جاس علم سے استفادہ کرنے کے لیے بریلی جاتے۔ پھر عربیہ آپ کے ہی دامن علم و ادب کی خوشتر چٹنی کرتے رہے۔

۱۹۱۹ء میں حجاز مقدس پہنچے۔ واپس آکر اعلیٰ حضرت کی مریدی میں شامل ہوئے۔ منازل سلوک طے کیں اور خلافت حاصل کی۔ فاضل بریلوی کے علاوہ آپ نے شیخ احمد الشمس (مراکش) ایبیا شیخ السنوسی سے بھی روحانی فیض حاصل کیا۔ آپ نے زندگی کا طویل حصہ تبلیغ دین میں گزارا۔ ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۵ء تک یورپ، افریقہ اور امریکہ کے متعدد ممالک اور حیانتوں میں جا کر اسلام کی روشنی پھیلاتے رہے۔ جہاں گئے مساجد، مکتب، کتب خانے، ہسپتال، یتیم خانے، اور تبلیغی مراکز قائم کرتے گئے۔ آپ کی بقیہ صفحہ آئندہ دہرے

اک اک دہلا عبد الاحد پر کتنے نکتے پھلاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ مؤرخہ شبانہ روز اور مغلضاد کوششوں کے دنیا فرنگیت کے نامور وکلا، پروقیس، ڈاکٹر سائنس دان مشرف باسلام ہوتے گئے۔

آپ نے، اپریل ۱۹۳۲ء کو مشہور عالم فلاسفر برنارڈ شاہ سے "اسلام اور عیسائیت" پر مناظرہ کیا۔ برنارڈ شاہ کو آپ کی شخصیت نے بے حد متاثر کیا۔ اور اس نے اعتراف کیا کہ قرآن کریم کائنات ارضی کی قوموں کی راہنمائی کرتا ہے۔ آپ نے برصغیر میں تحریک پاکستان میں زبردست حصہ لیا۔ نظریہ پاکستان کو ملک سے باہر بھی عام کیا۔ انگلینڈ، امریکا، افریقہ، ممالک میں جہاں جہاں کانگریس کے وطنی غدار گزرتے پاکستان کے خلاف زہر پھیلاتے۔ آپ وہاں پہنچ کر نظریہ پاکستان کی تشریح کرتے۔ جب جمعیت العلماء ہند نے نرود پرورٹ کی حمایت کی تو آپ مولانا حسرت موہانی، میر غلام بیگ، مولانا عبد الماجد بدایونی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا محمد ناظر الہ آبادی کے ساتھ جمعیت علماء ہند سے علیحدہ ہو گئے۔ ۱۹۴۶ء میں بنارس کی آل انڈیا سنی کانفرنس میں تحریک پاکستان کی اہمیت سے آگاہ کیا ان کی الہ نہایت کے پیش نظر قائد اعظم نے آپ کو عالم اسلام میں پاکستان کا ترجمان بنا کر بھیجا۔

آپ دنیا کی کئی زبانوں پر پوری دسترس رکھتے تھے اور ان زبانوں میں تقریر کرتے۔ جس ملک میں جلتے وہاں کے باشندوں کو اسلام کے محاسن بتاتے اور پھر وہاں اسلامی مراکز قائم کیے جو آج تک تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ برما، ملائیشیا، افریقہ، کینیا، بھارت، بنگلہ دیش، پاکستان، بھارت، عراق، فلسطین، عراق، فرانس، برطانیہ، جزائر الہند، گیانا، امریکا، اور کینیڈا وغیرہ میں تبلیغی دورے کیے۔

۲۲ ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۵۲ء کو مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔ جنت البقیع میں سیدہ عائشہ صدیقہ کے قدموں میں دفن ہوئے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت شاہ احمد نورانی سابق ایم۔ این۔ اے۔ اور موجودہ سینیٹر پاکستانی آپ کے فرزند ابجد ہیں۔

مندرجہ ذیل تصانیف آپ کی علمی یادگار ہیں۔ ذکر حبیب، کتاب التوفیق، احکام رمضان، بیمار شباب اسلام کی ابتدائی تعلیمات، انسانی مسائل کا اسلامی حل، اسلامی اصولی، رشتہ کیا ہے ایساں (عربی) مسائل نماز (انگریزی) ان کتابوں کے آپ نے مختلف زبانوں میں بہت سی کتابیں لکھیں۔

نہد سلطان الزلفین مولانا الحاج عبدالاحد قادری برکاتی رضوی خلیفۃ الرشید حضرت مولانا محمد علی

بقیہ اگلے صفحہ پر

بخش رحیم پر رحمت جس سے ارے کے نیچے اے یہ ہیں
جو ہر نشی نعل پر ہیرا کھا مرنے کو شکاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ مکرگشتہ، مکتبہ سورتی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۹۳ء میں چھپتے ہوئے پیدا ہوئے۔ مدرسہ المحدثین میں داخل ہو کر اپنے والد گرامی کے زیر تربیت درسیات کی تکمیل کی۔ ۱۹۹۳ء میں تکمیل الطب کالج مکنتو میں طب پڑھی۔ ایک عرصہ تک تعلیم پور میں مطلب کیا۔ مدرسہ حنفیہ پیشہ میں تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ پھر اپنے والد کے جانشین بن کر مدرسہ المحدثین میں پڑھاتے رہے۔ آپ کے وعظ میں جانور کی تاثیر تھی۔ زور و خطاب سے خوش ہو کر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے آپ کو سلطان الراعیین کا خطاب دیا۔ آپ نے اعلیٰ حضرت سے خلافت حاصل کی ۱۳۲۲ھ میں اعلیٰ حضرت کی معیت میں حج کیا۔ آپ نے آزادی وطن کے لیے تمام ملک میں بے پناہ تقاریر کیں اور لوگوں میں جذبہ آزادی زندہ کیا۔ آپ نے اس آزادی کی تحریک میں مسلمانوں کو ہندوؤں کی فریب کاریوں سے بھی آگاہ کیا۔ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۹۳۳ء میں مکنتو میں وفات پائی۔ آپ کے صاحبزادے مولانا فضل القمہ بامایاں سلی بحیثیت، صاحبزادہ مولانا حکیم قادری احمد کراچی ایڈیٹر پیام ملی کراچی اور صاحبزادہ مولانا فضل احمد موٹی کراچی آپ کے علمی جانشین ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا محمد رحیم بخش آرومی قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعلیٰ حضرت آ رہ صحابہ بار میں پیدا ہوئے۔ علماء راجپور اور سہارنپور سے درسیات پڑھیں۔ سبب پیلواری شریف بھی پڑھی۔ حضرت فاضل بریلوی کی شہرت نے آپ کو بریلی کینیا اور آپ نے یہاں پر خلافت کے رتبہ تک پہنچے۔ اپنے وطن میں مدرسہ حنفیہ میں ایک عرصہ تک درس رہے۔ ایک دارالعلوم "فیض الغریب" کے نام سے جاری کیا۔ آ رہ کے شیخ طریقت حضرت شاہ محمد فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے زبردست حامی تھے۔ اعلیٰ حضرت کو آپ کی علمی مساعی پر بے حد فخر تھا۔ آپ کی بار آورہ تشریف لے گئے۔ اور طلباء کی دستار بندی کرائی۔

مولانا شاہ عبدالغفور علامہ محمد ابراہیم آرومی۔ مولانا ولی الرحمن پوکھرومی اور سید سلیمان ندوی آپ کے مشہور تلامذہ ہیں۔ وصال ۸ شعبان ۱۳۵۲ھ میں ہوا۔

۲۔ مولانا حاجی محمد نعل خان رحمۃ اللہ علیہ مدظلہ کی تدریس برکاتی رضوی اعلیٰ حضرت کے خلیفہ تھے۔ آپ کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ آپ اعلیٰ حضرت کی تعانیت کی اشاعت میں بے پناہ بقیہ اعلیٰ حضرت

آل الرحمن - برہان الحق شرق پر برقی گرتے ہیں

بقیر حاشیہ صفحہ گزشتہ - مصریچہ - آپ کی اپنی تصانیف - تاریخ و ہائیر، فتاویٰ برقیہ و ہائیر و دیوبند
اہل علم کے ہاں خاصی مشہور ہوئی ہیں۔ ۲۱ جولائی ۱۹۲۱ء کو وفات پائی۔

علامہ مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری دامت برکاتہ العالیہ کے فرزند ارجمند
خلیفہ اعظم اور زین سجادہ دربار عالیہ بریلی شریف ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۲ء بریلی میں پیدا ہوئے
اسم گرامی آل رحمن عرف مصطفیٰ رضا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے فرزند اصغر ہیں۔ آپ نے مولانا شاہ رحمہ اللہ منگھوری
سے خصوصی تعلیم حاصل کی۔ اپنی ذہانت اور قابلیت سے اساتذہ کے دل میں گھر کر لیا۔ حضرت مولانا
نور الدین بہاری کے دلاما فتاویٰ میں ان کے رفیق کلا رہے۔ اور ملک سے آنے والے استفسار کے

جوابات میں معاون رہے۔ ۱۳۴۰ھ میں باقاعدہ فتاویٰ نویسی کی اجازت ملی۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت
نے آپ کی قابلیت کے پیش نظر ”ہدایات محی الدین جیلانی آل رحمن محمد عرف مصطفیٰ رضا“ میں اپنے
اہتمام میں بنوا کر دی۔ سفر حج میں سید طوی مالکی شیخ الحرم المالکی اور علامہ سید محمد ابن امین علماء مکہ
سے سند حدیث حاصل کی۔ اعلیٰ حضرت مجدداتہ حاضرہ سے خلافت کے علاوہ انہی حضرت مخدوم شاہ
ابراہیم احمد نوری سے اجازت و خلافت حاصل کی۔ شروع سنی میں خاصا منگھو ہے۔ کئی تصانیف
اہل علم کے لیے شعل راہ ہیں۔ زیر نظر کتاب الاستمداد کے حواشی و تہکیمات غیب بقیہ تاریخ کی کشف
فہم الدیوبند آپ کے ہی دشمنانہ قلم کا نتیجہ ہیں جو ہم شریک اشاعت کر رہے ہیں۔ آپ نے اعلیٰ حضرت کے
علی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے بے پناہ محنت کی۔ آپ کی تصانیف کو شائع کرانے کا اہتمام کیا۔

آپ کے مدرسہ کو جاری رکھا۔ پھر آپ کے روحانی اور علمی حلقہ کو بقرار رکھا۔ آپ کے لاکھوں
ریہ ہیں۔ اور آپ کا ہری علوم کے ساتھ ساتھ طریقت و حقیقت کے حقائق کے پیش کرنے
میں ہندوستان میں مینار نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت چار جلدیں آپ کے ترتیب
دیئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بر صغیر کے اہل سنت کی راہنمائی کے لیے تادیر سلامت رکھے۔

۱۔ حضرت مولانا عبدالباقی برہان الحق جیسوڑی تلمذی برکاتی رضوی خلیفہ الرشید مولانا عبدالباقی

خلیفہ اعلیٰ حضرت ۱۳۴۰ھ میں جبل پور میں پیدا ہوئے۔ حدیثیات والو کرم سے مکمل کئے۔ ۱۳۴۰ھ
۱۳۴۰ھ میں ۱۱ نومبر ۱۹۲۱ء بمکرم منک سبب پیر شہرہ و اہل لہو ہونے منہ ازاد
ذات ۵ عالیہ حضور میں مرجع خلافت ہے۔

تازہ ضرب شفیع احمد سے کہتے بخار اٹھاتے یہ ہیں
دے حین وہ تقیع ان کو جس سے بہت کھینچتے ہیں
نجد یہ میں پھل رہے ان کی جیسے ہل ان پہ چلاتے یہ ہیں
کم کو فزوں فزوں کو فزوں تر کر دے ترا ہی کھاتے یہ ہیں
اپنوں میں ان کے مثل فزوں کر تیرا ذکر بڑھاتے یہ ہیں

بیتہ حاشیہ سوگوشہ میں بریل کے عظیم الشان سالاہ جلد میں دستار فضیلت حاصل کی۔ اور خلافت
علی۔ اعظمیت نے آپ کو ہر ان الحق کا خطاب عطا فرمایا۔ مدحید پرورش میں آپ روحانی فیضان
کے مرکز تھے۔ بڑے متقی۔ عالم۔ اور مستعد سنی راہنما ہیں۔ اجلال البقیین بتقدیس سید المرسلین
آپ کی تعریف ہے۔

۱۔ مولانا مولوی محمد شفیع احمد جیلپوری قادری برکاتی اعظمیت کے خلیفہ اور امین الفتویٰ دارالافتاء
تھے۔ والد گرامی کا اسم فعل احمد تھا۔ آپ فاتحہ روہیکھنڈ حافظ رحمت خاںؒ کی فوج کے سپہ سالار
عبد الرشید خاں کی اولاد سے ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ پبلی سیت کے دارالعلوم مدرسہ
الہیث میں مدیث پڑھی۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت پبلی سیت تشریف لائے تو نگہداشت کا انتخاب آپ کو بریل میں
ساتھ ہی لے گئی۔ اور فتاویٰ نویسی اور کتب خانہ کی نگرانی پر مقرر کیا۔ آپ کے استاد حضرت محدث سورتی نے
اپنی ساجزادی عظیم النساء آپ کے نکاح میں دی۔ اعظمیت نے جن شاگردوں اور مریدوں کو بے پناہ اتماء
میں دیا وہ مولانا شفیع احمد تھے۔ آپ کو امین الفتویٰ کا خطاب دیا۔ ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ بمطابق
۱۹۱۳ء کو رحلت فرمائی۔ حزار قصبہ جیلپور میں زیارت گاہ قائم و خواص ہے۔ آپ کی وفات پر اعظمیت نے
پر زور قطع تاریخ لکھ کر آپ کی قیامت کو سراہا۔ فقیر دیوان اور مجبور مرقا و ملی آپ کی علمی یادگار ہیں۔

۲۔ حضرت مولانا مولوی حنیف رضا خاں بریلوی قادری برکاتی قدیمی خلیفہ اعظمیت بریلوی
اور خلیفہ الرشید مولانا مسیح رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں مدرسہ اشاعہ العلوم رامپور میں کتب
ہر سہ کی تکمیل کی۔ آپ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ علیہ اعظمیت۔ وصایا شریعہ۔ اسباب زوال
امت کے علاوہ آپ نے اعظمیت بریلوی کی بہت سی کتابوں کو اپنے اہتمام میں شائع کرایا۔ بریلی میں
بیتہ اعظمی صلوہ

منجانب

دل میں ہر اس نہ لانے دینا دل میں انی چکاتے یہ ہیں
 ان پہ کرم رکھ کر ہر قدم رکھ تیرے ہی کہلاتے یہ ہیں
 تیرے گدا ہیں تجھ پہ قد ہیں تیرا ہی کہلاتے گاتے یہ ہیں
 صلی اللہ علیک وسلم
 بارگ شرف مجدد کرم

بقیہ حاشیہ مطبوعہ: سنی پریس آپ نے ہی قائم کیا تھا۔ اور اہلسنت کا طریقہ پر شائع کرنے میں بڑی خدمات سرانجام دیں قیام پاکستان کے بعد آپ پاکستان میں تشریف لے آئے۔

اعتماد

اساتے اجاب تسلیم اللہ تعالیٰ میں چھٹے چھٹے ناموں پر اعتبار کیا گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو نظم کا تنگ دامن ہے۔ دوسرے تعاضات محبت میں کہہ یوں ہی زیادہ پیارا معلوم ہوا۔ تیسرے یہ سرکارِ عرشِ مبارک میں عرض ہے۔ سرکاروں کے حضور غلاموں کے نام بڑھا کر نہیں لے جاتے۔ یہاں تک کہ حضرت سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جو مسائل براہِ راست امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے۔ جسے جامع صغیر وغیرہ میں وہاں امام ابو یوسف کا نام لیا۔ محمد بن یعقوب عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ کثرت کر تعظیم تھی۔ نام امام کے آگے نہ ذکر کی۔ چنانچہ نام اجاب میں رعایت ترتیب میں یہ بھی مانع ہوا کہ اپنے عربی عقاید میں اگرچہ تین سوا اشارہ تک ہوا التزام ہے کہ قافیہ اصلاً مکرر نہ آئے۔ اردو میں اتنی وسعت کہاں۔ اس قیدی میں ۳۲ قافیے تو اصلاً مکرر نہ ہوئے۔ باقی میں یہ التزام ہے کہ کوئی قافیہ تو شعر سے پہلے مکرر نہ ہو سکے۔ تو اس کے لحاظ سے اشعار میں فصل بند نہ کیا۔ پھر اصل بات یہ ہے کہ جس سرکار کی بے مدح اور اس کے دشمنوں پر قدح ہے اس میں یہ نہایت طحونِ احباب بھی نہ ہوں گے۔ کہ اصل مقصود مجددِ تعالیٰ ہمارا ان کا لینا ایمان ہے۔ واللہ الحمد۔ رضی اللہ تعالیٰ عن سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ وحبیبہ اجمعین۔

امین!

تمت بالخیر